

ایلیجا - نمبر گیارہ

پہلی غلطی

Jeff Pippenger

2023-10-15

قدیم اسرائیل کے آغاز میں ہارون کے سونے کے بچھڑے کی بغاوت نبوی طور پر افرائیم کی شمالی مملکت کے دس قبائل کے آغاز میں یربعام کی بغاوت سے مطابقت رکھتی ہے۔ یہ مقدس تواریخ 1863 میں ایڈوینٹ ازم کی بغاوت کی تمثیل ہیں۔

یقیناً 1863 کے حوالے سے دیگر گواہیاں بھی موجود ہیں، لیکن ہارون اور بادشاہ یربعام ایسی گواہیاں فراہم کرتے ہیں جو 1863 کی تاریخ پر اوپر سے منطبق ہوتی ہیں، اور وہ تمام تواریخ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک، جو پروٹسٹنٹ کا سینگ ہے، کو نہ صرف بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے آخری دنوں میں بلکہ مہلت کے خاتمے تک واضح کرتی ہیں۔ وہ تواریخ چھٹی بادشاہت میں ری پبلکن سینگ کی متوازی تاریخ کو بھی بیان کرتی ہیں۔

جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ آخر زمانہ میں خدا کے باقی ماندہ لوگ ہیں، اُن کے لیے یہ حقیقت عموماً بہت مشکل ہوتی ہے۔ یہ عقیدہ ہماری پہلی غلطی ہے۔ اس بات کا کوئی بائبل ثبوت نہیں کہ لاودکیہ کی کلیسیا اتوار کے قانون کے بحران کے دوران اُن لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے جنہیں بطور علم بلند کیا جاتا ہے۔ ہماری پہلی غلطی یہ غلط مفروضہ قبول کرنا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ آخر زمانہ میں بلند ہونے والا علم اُن لوگوں پر مشتمل ہے جنہیں عبادت خانہ شیطان کے اراکین نے نکال دیا تھا۔

اور وہ قوموں کے لیے ایک نشان نصب کرے گا، اور اسرائیل کے نکالے ہوئے لوگوں کو جمع کرے گا، اور یہوداہ کے پراگندہ لوگوں کو زمین کے چاروں کونوں سے اکٹھا کرے گا۔ اشعیا 11:12.

یہ لاودیقیہ کے ایڈونٹسٹ ہی ہیں جو اُن لوگوں کو نکال باہر کرتے ہیں جو علم بننے والے ہیں۔

اے وہ لوگو جو اس کے کلام سے لرزتے ہو، خداوند کا کلام سنو؛ تمہارے بھائی جنہوں نے تم سے نفرت کی اور میرے نام کی خاطر تمہیں نکال باہر کیا، انہوں نے کہا، 'خداوند جلال پائے؛' لیکن وہ تمہاری خوشی کے لیے ظاہر ہوگا، اور وہ شرمندہ ہوں گے۔ یسعیاہ 66:5.

جو علمبردار ہیں انہیں مسیح کے "نام" کی خاطر نکال باہر کر دیا جاتا ہے۔ وہ نام جو نفرت پیدا کرتا ہے الفا اور اومیگا ہے، کیونکہ الفا اور اومیگا کا اصول یہ واضح طور پر بتاتا ہے کہ بائبل کی نبوت میں سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کس کی نمائندگی کرتا ہے۔ دس کنواریوں کی تمثیل ایڈونٹ ازم کی نمائندگی کرتی ہے۔

متی 25 کی دس کنواریوں کی تمثیل ایڈونٹسٹ قوم کے تجربے کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ عظیم کشمکش، 393.

وہ تمثیل ایڈونٹسٹ تحریک کے آغاز میں پوری ہوئی تھی اور آخر میں پھر حرف بہ حرف پوری ہوتی ہے۔

مجھے اکثر دس کنواریوں کی تمثیل کا حوالہ دیا جاتا ہے، جن میں سے پانچ دانشمند تھیں اور پانچ نادان۔ یہ تمثیل حرف بہ حرف پوری ہو چکی ہے اور ہوگی، کیونکہ یہ اس زمانے پر خاص طور سے لاگو ہوتی ہے، اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی مانند، یہ پوری ہو چکی ہے اور زمانے کے اختتام تک موجودہ حق بنی رہے گی۔ 19، Review and Herald، اگست، 1890۔

وہ نادان کنواریاں جو جاگ کر یہ پہچانتی ہیں کہ ان کے پاس تیل نہیں ہے، اہل لاودکیہ ہیں۔
 "وہ کلیسیا کی حالت جس کی نمائندگی نادان کنواریاں کرتی ہیں، اسے لاودکیہ کی حالت بھی کہا جاتا ہے۔" ریویو اینڈ پیرالڈ، 19 اگست، 1890ء۔

دانشمند کنواریاں — جن کی نمائندگی فلاڈیلفیا کی کلیسیا بھی کرتی ہے — ایک ایسی کلیسیا کے ساتھ جدوجہد کرتی ہیں جو یہودی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، مگر حقیقت میں یہودی نہیں ہے۔

دیکھ، جو شیطان کے کنیسے سے تعلق رکھتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ وہ یہودی ہیں، حالانکہ ہیں نہیں بلکہ جھوٹ بولتے ہیں، دیکھ، میں انہیں ایسا کروں گا کہ وہ آ کر تیرے پاؤں کے آگے جھکیں، اور یہ جان لیں کہ میں نے تجھ سے محبت کی ہے۔ مکاشفہ 3:9

عظیم مایوسی کے بعد بالکل پہلی اشاعت میں سسٹر وائٹ اس آیت پر روشنی ڈالتی ہیں۔

آپ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ مقدس کے قدموں کے سامنے پرستش کریں گے (مکاشفہ 3:9)، وہ آخرکار نجات پائیں گے۔ یہاں مجھے آپ سے اختلاف کرنا پڑتا ہے؛ کیونکہ خدا نے مجھے دکھایا کہ یہ طبقہ وہ لوگ تھے جو خود کو ایڈونٹسٹ کہتے تھے مگر راہ سے پھر گئے تھے، اور 'وہ اپنے لیے خدا کے بیٹے کو پھر سے مصلوب کرتے اور اسے علانیہ رسوا کرتے ہیں۔' اور 'آزمائش کی گھڑی' میں، جو ابھی آنا باقی ہے تاکہ ہر ایک کا حقیقی کردار ظاہر ہو، انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ ہمیشہ کے لیے ہلاک ہو چکے ہیں؛ اور روح کے کرب سے مغلوب ہو کر وہ مقدس کے قدموں پر جھک جائیں گے۔ ورڈ ٹو دی لٹل فلوک، 12.

اشعیا کی کتاب کے باب پانچ میں باغ انگور کا گیت، جسے بعد میں مسیح نے استعمال کیا، پہلی بار ذکر کیا گیا ہے۔

اب میں اپنے پیارے کے لیے، یعنی اپنے محبوب کے تاکستان کے بارے میں، ایک گیت گاؤں گا۔ میرے محبوب کا ایک تاکستان ایک نہایت زرخیز پہاڑی پر تھا۔ اس نے اسے باڑ لگا کر محفوظ کیا، اس کے پتھر چن چن کر نکال دیے، اور اس میں بہترین انگور کی بیل لگائی؛ اس کے بیج میں ایک مینار بنایا، اور اس میں انگوروں کا رس نکالنے کا حوض بھی بنایا؛ اور اس نے امید کی کہ یہ انگور لائے گا، مگر اس نے جنگلی انگور پیدا کیے۔ اور اب، اے یروشلم کے رینے والو اور اے یہوداہ کے مردو، میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے اور میرے تاکستان کے درمیان انصاف کرو۔ میرے تاکستان کے لیے اور کیا کیا جا سکتا تھا جو میں نے اس میں نہ کیا؟ پس جب میں نے چاہا کہ وہ انگور لائے تو اس نے جنگلی انگور کیوں لائے؟ اشعیا 4-5:1

تمثیل، خواہ عہد عتیق میں ہو یا عہد جدید میں، خدا کی کلیسیا کو اس بنا پر خدا کی طرف سے رد شدہ قرار دیتی ہے کہ وہ ان پھلوں کو لانے سے انکار کرتی ہے جن کی پیداوار کے لیے اسے برپا کیا گیا تھا۔ یسعیاہ باب پانچ میں، تمثیل کے اختتام پر، تاکستان کی سزا بتائی گئی ہے، اور ساتھ ہی قوموں کے لیے ایک علم بلند کرنے کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ تاکستان وہ علم نہیں ہے۔

لہذا خداوند کا غضب اُس کی قوم پر بھڑک اُٹھا، اور اُس نے اُن پر اپنا ہاتھ دراز کیا اور اُنہیں مارا؛ اور پہاڑ کانپ اُٹھے، اور اُن کی لاشیں گلیوں کے بیج میں چیر دی گئیں۔ اس سب کے باوجود اُس کا غضب نہیں ٹھنڈا ہوا بلکہ اُس کا ہاتھ اب تک پھیلا ہوا ہے۔ اور وہ دور کی قوموں کے لیے ایک علم بلند کرے گا اور زمین کے سرے سے اُنہیں سیٹی دے کر بلائے گا؛ اور دیکھو، وہ بڑی تیزی سے جلد آ جائیں گے۔ اشعیاہ 5:25، 26.

جب یسوع نے بعد میں اس گیت کو تمثیل کے طور پر گایا، تو اس کا نتیجہ بھی اتنا ہی فیصلہ کن تھا۔

ایک اور تمثیل سنو: ایک گھر کے مالک نے انگور کا باغ لگایا، اس کے چاروں طرف باڑ لگائی، اس میں حوض شراب کھدوایا، اور ایک مینار بنایا، اور اسے کاشتکاروں کے سپرد کر کے کسی دور ملک چلا گیا۔ اور جب پھل کا وقت نزدیک آیا تو اس نے اپنے خادموں کو کاشتکاروں کے پاس بھیجا تاکہ وہ اس کے پھل وصول کریں۔ مگر کاشتکاروں نے اس کے خادموں کو پکڑا؛ کسی کو مارا پیٹا، کسی کو قتل کیا، اور کسی کو سنگسار کیا۔ پھر اس نے پہلے سے زیادہ اور خادم بھیجے، اور انہوں نے ان کے ساتھ بھی ویسا ہی کیا۔ آخر کار اس نے اپنے بیٹے کو ان کے پاس بھیجا، یہ کہتے ہوئے: وہ میرے بیٹے کی عزت کریں گے۔ لیکن جب کاشتکاروں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا: یہ وارث ہے؛ اؤ، اسے قتل کریں اور اس کی میراث پر قبضہ کر لیں۔ سو انہوں نے اسے پکڑا، باغ سے باہر نکالا، اور اسے قتل کر دیا۔ اب جب باغ کا مالک آئے گا تو وہ ان کاشتکاروں کے ساتھ کیا کرے گا؟ انہوں نے کہا: وہ ان بدکاروں کو نہایت بری طرح ہلاک کرے گا، اور باغ دوسرے کاشتکاروں کو دے گا جو اپنے موسموں میں اسے پھل ادا کریں گے۔ یسوع نے ان سے کہا: کیا تم نے کبھی کتب مقدس میں نہیں پڑھا، جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کا سرہ بنا؛ یہ خداوند کی طرف سے ہوا، اور ہماری نظر میں عجیب ہے؟ اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور ایسی قوم کو دی جائے گی جو اس کے پھل پیدا کرے۔ اور جو کوئی اس پتھر پر گرے گا ٹوٹ جائے گا؛ لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس کر باریک کر دے گا۔ اور جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اس کی تمثیلیں سنیں تو سمجھ گئے کہ وہ انہی کے بارے میں کہتا ہے۔ متی 21:33-45۔

لاودیکیہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا وہ علم نہیں ہے جو بلند کیا جاتا ہے۔ آخری ایام کا وہ تاکستان جس کی مثال قدیم اسرائیل سے دی گئی ہے، لاودیکیہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا ہی ہے، لیکن ایک ایسی قوم ہوگی جو ایسا پھل لائے گی جو پہلوٹھی کے پھل کہلانے کے لائق ہو، اور یہی ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں۔

یہ وہ ہیں جنہوں نے عورتوں سے اپنے آپ کو ناپاک نہیں کیا کیونکہ وہ کنوارے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو برہ کے پیچھے پیچھے جہاں کہیں وہ جاتا ہے چلتے ہیں۔ یہ آدمیوں میں سے خرید لیے گئے ہیں اور خدا اور برہ کے لیے پہلوٹھی ٹھہرے۔ مکاشفہ 14:4۔

علم کی حیثیت سے انہیں آخری فصل سمیٹنے کے لیے مالک خانہ کی طرف سے مقرر کیا جائے گا۔ لاودیکیہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا وہ انگورستان ہے جس نے موسیٰ کے 'سات زمانے' کے سنگ بنیاد کو ٹھکرا دیا۔ اس کے بعد سے وہ بتدریج زیادہ سے زیادہ تاریکی میں ڈھونڈتے چلے گئے۔ یہ علم 'یسی کی جڑ' ہوگا۔ یسی کی جڑ، یعنی داؤد، اس آخری سچائی کی نمائندگی کرتی ہے جو یسوع نے اپنے زمانے کے جھگڑالو یہودیوں کے سامنے پیش کی۔ یہ الفا اور اومیگا کے اصول کی علامت ہے، جسے قدیم اور جدید اسرائیل کے ناوفادار باغبان سمجھنے سے انکار کرتے ہیں۔

اور اُس دن یسی کی ایک جڑ ہوگی جو قوموں کے لیے ایک علم کے طور پر کھڑی ہوگی؛ امتیں اُس کی طرف رجوع کریں گی، اور اُس کی آرام گاہ جلالی ہوگی۔ اشعیاہ 11:10۔

بہن وانٹ اور جیمز وانٹ واضح طور پر بیان کرتے ہیں کہ 1856 تک یہ تحریک لاودکیائی حالت اختیار کر چکی تھی؛ تو وہ کب یہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے کبھی لاودکیوں کے نام پیغام کو قبول کیا؟ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ ہماری پہلی غلطی یہ دعویٰ مان لینا ہے کہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ اپنی تاریخ کے دوران ایک فتح مند چرچ رہا ہے۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اگر ہم اس پہلی غلط بنیاد کو مان لیں، تو ہماری آنکھیں ان نبوی حقائق سے بند ہو جاتی ہیں جو اس کے برعکس تعلیم دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بہن وانٹ باربا واضح کرتی ہیں کہ قدیم ظاہری اسرائیل کی تاریخ جدید روحانی اسرائیل کے تجربے اور تاریخ کی مثال بنتی ہے۔ اکثر جب وہ جدید اسرائیل کے لیے قدیم اسرائیل کو مثال کے طور پر پیش کرتی ہیں تو اسی حقیقت کے بارے میں پولس رسول کے معروف بیان کو بھی ساتھ ہی نقل کرتی ہیں۔

اب یہ سب باتیں اُن پر بطور مثال واقع ہوئیں، اور وہ ہماری نصیحت کے لیے لکھی گئیں، جن پر دنیا کے آخر کے زمانے آپہنچے ہیں۔ 1 کرنتھیوں 10:11

آیت گیارہ میں رسول پولس پچھلی دس آیات کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں۔

اور بھی، آے بھائیو، میں نہیں چاہتا کہ تم بے خبر رہو کہ ہمارے سب باپ دادا بادل کے زیر تھے اور سب سمندر میں سے گزرے؛ اور سب نے بادل اور سمندر میں موسیٰ کے تابع ہو کر ہپتسمہ لیا؛ اور سب نے وہی روحانی خوراک کھائی؛ اور سب نے وہی روحانی مشروب پیا، کیونکہ وہ اُس روحانی چٹان میں سے پیتے تھے جو اُن کے پیچھے آئی تھی؛ اور وہ چٹان مسیح تھی۔ مگر اُن میں سے بہت سوں پر خدا راضی نہ تھا، کیونکہ وہ بیابان میں ہلاک کیے گئے۔ اب یہ باتیں ہماری عبرت کے لیے تھیں، تاکہ ہم پری چیزوں کے خواہشمند نہ ہوں جیسے وہ بھی خواہشمند ہوئے۔ اور نہ تم بت پرست بنو جیسا کہ اُن میں سے بعض تھے؛ چنانچہ لکھا ہے کہ لوگ کھانے پینے کو بیٹھے اور کھیلنے کودنے کو اٹھے۔ اور نہ ہم زناکاری کریں جیسے اُن میں سے بعض نے کی اور ایک ہی دن میں تئیس ہزار گر پڑے۔ اور نہ ہم مسیح کو آزمائیں جیسے اُن میں سے بعض نے آزمایا اور سانپوں سے ہلاک ہوئے۔ اور نہ تم بڑبڑاؤ جیسے اُن میں سے بعض بڑبڑائے اور ہلاک کرنے والے سے ہلاک ہوئے۔ 1 کرنتھیوں 10:1-10

پولس اور سسٹر وانٹ قدیم اسرائیل کو ایک فاتح اور راستباز قوم کی مثال کے طور پر استعمال نہیں کرتے۔ بالکل اس کے برعکس۔ پولس پہلی دس آیات کا خلاصہ آیت گیارہ میں کرتا ہے، اور پھر اگلی آیت میں وہ یہ سبق بیان کرتا ہے جو قدیم اسرائیل کی تاریخ اُن لوگوں تک پہنچانا چاہتی ہے جو دیکھنے والے ہیں۔

پس جو شخص سمجھتا ہے کہ وہ قائم ہے، خبردار رہے کہیں گر نہ پڑے۔ 1 کرنتھیوں 10:12

قدیم اسرائیل اس قوم کی مثال ہے جسے خدا نے بلایا، خدا نے رہنمائی کی، خدا کی نبوتوں کو پورا کیا، اور راستے کے ہر قدم پر خدا کے خلاف بغاوت کی، حتیٰ کہ آخرکار آسمان و زمین کے خالق کو مصلوب کر دیا! ایڈونٹسٹوں کو قدیم اسرائیل کے بارے میں ان حقائق کو تسلیم کرنے میں کوئی مشکل نہیں، مگر بہت کم وہ اس مطلوبہ تنبیہ کو اپنے لاؤدیکائی اندھا پن کو چیر کر گزرنے دیتے ہیں۔ وہ اُن حوالہ جات کو نقل کر سکتے ہیں جہاں سسٹر وانٹ کلیسیا کو خدا کی آنکھ کا تارہ قرار دیتی ہیں، اور کلیسیا واقعی ایسی ہی ہے، لیکن اپنی قوم کے لیے خدا کی محبت اُن کی حقیقی حالت پر پردہ نہیں ڈالتی۔ جن سے وہ محبت کرتا ہے، انہی کو وہ ملامت کرتا اور تادیب دیتا ہے۔ اگرچہ خدا کی کلیسیا خدا کی آنکھ کا تارہ ہے، یسوع نے نہایت واضح طور پر اسی تارہ—اپنے تارہ—کے ساتھ اپنے تعلق کا خلاصہ بیان کیا۔

اے یروشلم، اے یروشلم! تُو جو نبیوں کو قتل کرتی ہے اور جو تیرے پاس بھیجے گئے اُن کو سنگسار کرتی ہے؛ میں نے کتنی ہی بار چاہا کہ تیرے بچوں کو جمع کروں، جیسے مرغی اپنے چوزوں کو اپنے پروں کے نیچے جمع کرتی ہے، مگر تم نے نہ چاہا! دیکھو، تمہارا گھر تم پر ویران چھوڑا جاتا ہے؛ اور میں تم سے سچ کہتا ہوں، تم مجھ نہ دیکھو گے جب تک وہ وقت نہ آجائے جب تم کہو گے، مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔ لوقا 13:34، 35.

یہ سوالات پوچھ جائیں: "کیا یسوع واقعی ابتدا کے ذریعے انجام کو واضح کرتا ہے؟ کیا قدیم اسرائیل حقیقت میں جدید اسرائیل کی مثال بنتا ہے؟" قدیم اسرائیل کا اپنی پوری تاریخ میں مسئلہ یہ تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کی میراث یہ ثابت کرتی ہے کہ وہ خدا کے لوگ ہیں، اور اس لیے وہ خدا کے لوگوں کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ اسی لیے یرمیاہ کے زمانے میں وہ "خداوند کی بیکل" ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔

وہ کلام جو خداوند کی طرف سے یرمیاہ کے پاس آیا، یوں تھا: خداوند کے گھر کے دروازے پر کھڑا ہو اور وہاں یہ کلام سنانا اور کہنا: اے یہوداہ کے سب لوگو جو خداوند کی عبادت کے لیے ان دروازوں

سے داخل ہوتے ہو، خداوند کا کلام سنو۔ رب الافواج، یعنی اسرائیل کے خدا کا یہ فرمان ہے: اپنی راہیں اور اپنے اعمال درست کرو، تو میں تمہیں اس جگہ بساؤں گا۔ جھوٹی باتوں پر بھروسا نہ کرو، یہ کہتے ہوئے کہ: خداوند کی پیکل، خداوند کی پیکل، خداوند کی پیکل — یہی ہیں۔ یرمیاہ 1:7-4۔

بالکل اسی وہم پر یوحنا بپتسمہ دینے والے نے بھی زور دیا تھا۔

اور وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے اُس سے دریائے یردن میں بپتسمہ لیتے تھے۔ لیکن جب اُس نے بہت سے فریسیوں اور صدوقیوں کو بپتسمہ لینے آتے دیکھا تو اُن سے کہا، اے افعی کے بچو، تمہیں کس نے آنے والے غضب سے بھاگنے کو خبردار کیا؟ پس توبہ کے لائق پھل لاؤ۔ اور اپنے دل میں یہ نہ سوچو کہ ہمارا باپ ابراہیم ہے؛ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا ان پتھروں سے بھی ابراہیم کے لیے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ اور اب کلہاڑا بھی درختوں کی جڑ پر رکھا جا چکا ہے؛ پس جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹ کر آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ متی 3:6-10۔

ایڈونٹ ازم کے اندر بعینہ یہی گمراہ کن فہم، جس کی علامت فقرہ "خداوند کی پیکل ہم ہیں" اور یہ سمجھ کہ ہم ابراہیم کی روحانی "نسل" ہیں، لاودکیہ کے اندھے پن کا بنیادی مظہر ہے۔

خدا پیغمبر بھیجتا ہے تاکہ وہ اس کے لوگوں کو یہ بتائیں کہ اس کے احکام راستبازی کی اطاعت کرنے کے لیے انہیں کیا ہونا اور کیا کرنا چاہیے—جن پر اگر کوئی انسان عمل کرے تو وہ انہی میں زندگی گزارے گا۔ انہیں چاہیے کہ وہ خدا سے سب سے بڑھ کر محبت کریں اور اس کے حضور کسی اور کو معبود نہ ٹھہرائیں؛ اور اپنے پڑوسی سے ویسی ہی محبت کریں جیسے اپنے آپ سے کرتے ہیں، اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کریں جیسا وہ چاہتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ کرے۔

خدا کی مقدس شریعت کا ایک شوشہ بھی ہلکا نہ سمجھا جائے اور نہ ہی اس کے ساتھ ادبی کا سلوک کیا جائے۔ جو لوگ "خداوند یوں فرماتا ہے" کی خلاف ورزی کرتے ہیں، وہ اندھیرے کے شہزادے کے پرچم تلے کھڑے ہوتے ہیں، اپنے خالق اور اپنے فدیہ دینے والے کے خلاف بغاوت میں۔ وہ فرمانبرداروں کو دیے گئے وعدوں پر حق جتاتے ہیں، یہ کہتے ہوئے، "خداوند کی پیکل، خداوند کی پیکل ہم ہی ہیں،" جبکہ وہ اس کی صفات کو مسخ کر کے، اور وہی کام کر کے جن سے اُس نے انہیں منع کیا ہے، خدا کی عزتی کرتے ہیں۔ وہ ایک ایسا معیار قائم کرتے ہیں جو خدا نے مقرر نہیں کیا۔ ان کی مثال گمراہ کن ہے، ان کا اثر بگاڑ ڈالنے والا ہے۔ وہ دنیا میں چراغ نہیں ہیں، کیونکہ وہ راستبازی کے اصولوں کی پیروی نہیں کرتے۔

خدا کے ساتھ اس سے بڑھ کر خیانت انسان نہیں کر سکتے کہ وہ اُس روشنی کو نظر انداز کریں جو خدا اُن تک بھیجتا ہے۔ جو ایسا کرتے ہیں وہ نادانوں کو گمراہ کرتے ہیں، کیونکہ وہ جھوٹے نشان راہ نصب کرتے ہیں۔ وہ مسلسل پاکیزہ اصولوں کو مسخ کرتے رہتے ہیں...

"کلام مقدس کے الفاظ میں ہمیں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ یہودی قوم پر ویرانی کیوں آئی۔ ان کے پاس بڑی روشنی، فراواں برکتیں اور شاندار خوشحالی تھی۔ لیکن وہ اپنی امانت کے وفادار نہ رہے۔ انہوں نے خداوند کے تاکستان کی وفاداری سے دیکھ بھال نہ کی، اور نہ ہی اس کے پھل اُسے پیش کیے۔ انہوں نے ایسا برتاؤ کیا گویا کوئی خدا نہیں، اور اسی لیے مصیبت ان پر آ پڑی۔"

Manuscript Releases، جلد 14، 343-345۔

اسرائیل کا یقین تھا کہ چونکہ ان کی تاریخ کے آغاز میں خدا نے انہیں چن لیا تھا، اس لیے وہ ہمیشہ اس کے برگزیدہ لوگ رہیں گے۔ اس سے بھی بڑھ کر، وہ یہ بھی مانتے تھے کہ چونکہ وہ اس کے برگزیدہ لوگ ہیں، خدا ان کی عزت کرے گا، باوجود اس کے کہ وہ اسے عزت دینے سے انکار کرتے تھے۔ نبوتی لحاظ سے وہ اس کے برگزیدہ لوگ تھے، یہاں تک کہ انہیں طلاق دے دی گئی، مگر وہ کبھی بھی وہ قوم نہ بنے جس کی خدا نے خواہش کی تھی۔ برگزیدہ قوم کی راستبازی اس بات پر منحصر نہیں کہ وہ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ قدیم اسرائیل، سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کی بنیادی مثال ہے، لیکن جب یہ

غلط مفروضہ قبول کر لیا جاتا ہے کہ وہ دنیا کے انجام پر ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے ہیں، تو لاوڈیکیہ کا اندھا پن ظاہر ہو جاتا ہے، جیسے کہ قدیم اسرائیل کا تھا۔ ایڈونٹسٹ تحریک یہ مانتی اور سکھاتی ہے کہ وہ دنیا کے انجام پر خدا کی بقیہ قوم ہیں، حالانکہ اس کے برعکس واضح شہادت موجود ہے۔

جوں جوں ہم مہلت آزمائش کے اختتام کے قریب آتے ہیں، لاوڈیکیہ کے لوگوں کے لیے پیغام اتنا ہی زیادہ سنجیدہ اور دو ٹوک ہونا چاہیے۔ اگر اس غلط مفروضے کو حق کی خاطر ایک طرف نہ رکھا جائے، تو ہارون، یربعام اور 1863 کی مثالیں روایت اور رواج کی چادر کے نیچے چھپی رہتی ہیں۔ ہم مہلت آزمائش کے اختتام کے اتنے قریب ہیں کہ اب اس چادر کے نیچے مزید چھپنا ممکن نہیں۔

اور عدالت یہ ہے کہ نور دنیا میں آیا ہے، اور آدمیوں نے نور کی نسبت تاریکی کو زیادہ چاہا کیونکہ ان کے اعمال برے تھے۔ کیونکہ جو کوئی بدی کرتا ہے وہ نور سے عداوت رکھتا ہے اور نور کی طرف نہیں آتا تاکہ اس کے اعمال ملامت نہ ہوں۔ یوحنا 3:19، 20.

ایڈونٹ ازم میں ہونے والے ارتدادات کی تاریخ کی نشاندہی خدا کے نبوی کلام میں کی گئی ہے۔ یہ ایک نبوی حقیقت ہے۔ اس کی پہلی دلیل قدیم اسرائیل ہے۔ قدیم اسرائیل کی تاریخ مسلسل اور بڑھتے ہوئے ارتداد کی تاریخ ہے، اور پھر بھی بائبل اور روح نبوت سکھاتی ہیں کہ قدیم اسرائیل جدید اسرائیل کی مثال ہے۔ یہ کتنا ہی افسوسناک کیوں نہ ہو، موجودہ وقت میں اس سچائی کو سمجھنا پہلے کبھی اتنا ضروری نہیں رہا۔ یسوع مسیح کے مکاشفہ کے ساتھ مہر کے کھلنے پر جو بات آشکار ہو رہی ہے، وہ یہ ہے کہ پروٹسٹنٹ سینگ کے طور پر ایڈونٹ ازم کی تاریخ ریپبلکن سینگ کی تاریخ کے متوازی چلتی ہے۔ دونوں سینگ ایک دوسرے کے لیے دوسرا گواہ فراہم کرتے ہیں، اور ایک گواہ کو درست طور پر دیکھنے سے انکار کرنا بیک وقت دوسرے گواہ کو بھی پہچانے جانے سے روکتا ہے۔

ہارون، یربعام اور 1863 کی لکیریں جدید روحانی اسرائیل کے آغاز کی نشان دہی کرتی ہیں، اور یوں وہ ریپبلکن سینگ کے آغاز کی بھی نشان دہی کرتی ہیں۔ تیسرے فرشتے کا پیغام درندہ کا نشان قبول کرنے کے خلاف ایک تنبیہ ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ ہی پہلے اتوار کا قانون منظور کرتی ہے اور پھر پوری دنیا کو بھی ایسا ہی کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

دیگر اقوام ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی مثال پر چلیں گی۔ اگرچہ وہ پیش قدمی کرتی ہے، پھر بھی دنیا کے تمام حصوں میں ہمارے لوگوں پر وہی بحران آئے گا۔ شہادتیں، جلد 6، صفحہ 395.

اتوار کے قانون کے بحران سے متعلق نبوتی حقائق کو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے کردار سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ مکاشفہ تیرہ کا زمینی درندہ بائبل کی نبوت کی چھٹی سلطنت ہے، جو یسعیاہ تئیس کے مطابق ستر نبوتی برس تک حکومت کرتی ہے۔ یہ وہی زمینی درندہ ہے جس کے دو سینگ ہیں۔ ان دو سینگوں کے باہمی تعلق سے متعلق حقائق اب کھولے جا رہے ہیں، مگر صرف ان کے لیے جو یہ سمجھنے کا انتخاب کرتے ہیں کہ یسوع، یسوع مسیح کے مکاشفہ کی مہر اس طرح کھولتا ہے کہ کسی چیز کے انجام کو واضح کرنے کے لیے اس کے آغاز کو استعمال کرتا ہے۔

ریاست ہائے متحدہ 1798 میں بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے طور پر شروع ہوئی، اور اگلے پینسٹھ برسوں کے دوران وہ دو سینگ، جو تاریخ کے سفر میں ساتھ ساتھ چلنے والے تھے، ایسے تناظر میں رکھ دیے گئے جنہیں پہچانا جا سکتا تھا، مگر صرف ان کے لیے جو دیکھنے پر آمادہ ہوں۔ وہ پینسٹھ برس جن کا ذکر یسعیاہ کے ساتویں باب میں کیا گیا ہے، 742 قبل مسیح میں شروع ہوئے اور 677 قبل مسیح میں ختم ہوئے۔ 1798 سے 1863 تک یہ برس دوبارہ دہرائے گئے۔ یہ پینسٹھ برس دونوں سینگوں میں ایک بحران کے عمل کی نشاندہی کرتے ہیں۔

1863 تک، یسعیاہ باب تئیس کے نبوی 'ایک بادشاہ کے دنوں' کا ابتدائی دور اختتام پذیر ہو چکا تھا، اور یوں 'ایک بادشاہ کے دنوں' کے اختتامی دور کے نبوی سنگِ میل متعین ہو گئے تھے۔ یسعیاہ باب تئیس کے علامتی 'ستر' کا اختتام، ابتدائی پینسٹھ برسوں سے نمایاں کیا گیا ہے۔ 1863 سے 1989 کے 'وقتِ آخر' تک، لاودکیائی ایڈونٹسٹ کلیسیا کا دور ہے، جو ملرائیٹ تحریک سے شروع ہوا اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک پر ختم ہوتا ہے۔ آخر کے دور کو سمجھنے کے لیے ہمیں آغاز کے دور کو سمجھنا ہوگا۔ ایڈونٹسٹ تحریک یہ نہیں کر سکتی، کیونکہ اس کی ابتدا حلفِ موسیٰ کے انکار سے نشان زد ہے، اور یہی انکار انہی پینسٹھ برسوں کی نشان دہی کرتا ہے جو ایڈونٹسٹ تحریک اور ریاستہائے متحدہ امریکا کی ابتدا اور انتہا کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اسی وجہ سے، اور یہ نہایت اہم وجہ ہے، اس مضمون نے ایک نبوی حقیقت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو اب یہوداہ کے قبیلے کے شیر کے ذریعے منکشف کی جا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ یہ تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں کہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ ہمیشہ سے لاودکیہ کی حالت میں رہا ہے، تو منطقی طور پر آپ ایڈونٹسٹ تحریک کی تاریخ کو درست طور پر تقسیم کرنے کے قابل نہیں، اور جب ایڈونٹسٹ تحریک کی تاریخ کو درست طور پر تقسیم ہی نہ کیا جائے تو آپ سینگِ جمہوریت کی صحیح شناخت کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

کیونکہ اگر خداوند اور منجی یسوع مسیح کی معرفت کے وسیلے دنیا کی آلودگیوں سے چھٹکارا پا لینے کے بعد وہ پھر انہی میں پھنس جائیں اور مغلوب ہو جائیں، تو ان کا آخری حال ابتدا سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے لیے بہتر تھا کہ وہ راستبازی کی راہ کو جانتے ہی نہ، بہ نسبت اس کے کہ جان لینے کے بعد اس مقدس حکم سے پھر جائیں جو انہیں سونپا گیا تھا۔ لیکن ان پر وہی سچی کھاوت پوری اتری ہے: "کتا اپنی ہی قے کی طرف پھر لوٹ گیا"؛ اور "دھلی ہوئی سورنی پھر کیچڑ میں لوٹنے لگی۔" ۲ پطرس ۲:۲۰-۲۲